صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

سوموار 28 نومبر 2016ء 27 صفر 1438 ہجری 28 نبوت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 270

سفر ہجرت میں الٰہی تائید

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اگر تم اس (رسول) کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ (پہلے بھی) اس کی مدد کر چکا ہے جب اسے ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا (وطن سے) نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا اور اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا۔ (التوبہ:40)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مقربین الٰہی کی ایک علامت یہ ہے کہ فرشتے ان پر برکات لے کر نازل ہوتے ہیں اور اللہ مکالمات ومخاطبات سے انہیں عزت بخشتا ہے اور ان کی طرف یہ وحی کرتا ہے کہ وہ سردارانِ جنت میں سے ہیں اور مقرب ہیں اور ان کے دل جو چاہیں گے وہ انہیں اس میں مل جائے گا اور وہ جس چیز کی خواہش کریں گے وہ اس (جنت) میں ان کی ہو جائے گی۔

حضرت باری سے ان پر لذت بخش کلام اور ربّ العزت کی طرف سے ان پر فصیح کلمات نازل ہوتے ہیں۔ انہیں خدائے قدیر و کریم کی طرف سے ہر عظیم خبر اور اخبار غیبیہ سے مطلع کیا جاتا ہے، قحط سالی کے موقع پر ان کی بدولت لوگوں کی فریاد رسی کی جاتی ہے۔ انہیں ان کی آفات سے نجات دی جاتی ہے اور ان کی تضرعات کے نتیجہ میں قوم کی کایا پلٹ دی جاتی ہے اور ان کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کی حاجت روائی کے لئے خارق عادت امور ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ایسی قوم کی سزا دہی کی بابت اطلاع اور خبر دی جاتی ہے جو اپنی رائے دوسروں پر ٹھونسنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ اس طرح مقربین کی تائید کی جاتی ہے، انہیں بشارتیں دی جاتی ہیں، ان کی مدد کی جاتی ہے اور انہیں منور اور بار آور کیا جاتا ہے۔ وہ کئی بار ہلاک کئے جاتے ہیں مگر پھر انہیں دوبارہ جنم دے دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ربّ کا دیدار کرتے اور انہیں یقین ہوتا ہے ان پر کوئی سورج طلوع نہیں ہوتا اور نہ کوئی رات ان پر چھاتی ہے مگر وہ اللہ کے اور قریب ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے علم میں ان کے پہلے علم سے کہیں بڑھ کر اضافہ ہوتا ہے اور جب وہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچیں تو ایمان میں ان کا شباب کمال پر ہوتا ہے۔ وہ خوبرو مرد کی طرح دکھائی دیتے ہیں گویا کہ وہ نوخیز جوان ہوں اور اسی طرح عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کا ایمان اور عرفان بھی بڑھتا رہتا ہے۔ وہ تقویٰ میں اس قدر ترقی کرتے ہیں کہ ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور نہ اس کا کوئی نشان۔ اور ان کو ہر آن تبدیل کیا جاتا ہے اور وہ ایک عرفان سے اگلے عرفان کی طرف منتقل کئے جاتے ہیں جو اپنی تابانی میں پہلے سے قوی تر ہوتا ہے۔ اور اس طرح ان کا ربّ اپنے فضل واحسان سے ان کی پرورش فرماتا ہے اور انہیں ایک فرسودہ تیر کی طرح رہنے نہیں دیتا بلکہ نئے سرے سے ان کے نورِ قلب کی تجدید کرتا ہے اور وہ انہیں دائیں بائیں پھراتا رہتا ہے۔ اور ان پر نفسانی خواہشات وارد ہوتی ہیں اور وہ جمال باری کے مشاہدہ کے نتیجہ میں ان سے بچ جاتے ہیں۔ تو انہیں جاگتا ہوا خیال کرے گا حالانکہ وہ وصال الٰہی کے پنگھوڑے میں محوِ خواب ہوتے ہیں۔ اور انہیں ردّی حالت میں نہیں چھوڑا جاتا بلکہ ان کو شگوفوں سے خوشے بنا دیا جاتا ہے اور ان میں تغیر وتبدل پیدا کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ دنیا سے دُور رکھے جاتے ہیں۔ اور خدائے فعّال کے حکم سے وہ اپنے پہلے مرتبوں سے کہیں ارفع مقامات پر پہنچائے جاتے ہیں۔ ان کے معاملہ کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ وہ موت کے بعد زندہ کئے جاتے ہیں اور ٹوٹنے کے بعد جوڑے جاتے ہیں اور ان پر موت کے بعد موت وارد ہوتی ہے پھر ان کے اخلاص کے باعث انہیں حیات ابدی عطا کی جاتی ہے۔ اور وہ ابلیس کی گمراہ کن پکار اور ذکر الٰہی سے اعراض کرنے والوں اور اس قسم کے افراد کی دشمنی سے بچائے جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا مقصد پا لیتے ہیں تو پھر انہیں ایک ایسا مقام عطا کیا جاتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی اور وہ ان کے صحنوں سے دور رہتے ہیں اور وہ ایسا نور بن جاتے ہیں جس سے آنکھیں ماندہ ہو جائیں۔

ترجمہ نماز ہر احمدی کو آنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

”سب سے ابتدائی اور سب سے اہم نماز ہے۔ ہماری نمازوں میں ابھی کئی قسم کے خلا ہیں جو بلند تر منازل سے تعلق رکھنے والے خلا ہیں......اب میں آپ کو اس بنیادی کمزوری کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ ہمارے اندر آج کی نسلوں میں بھی بہت سے بچے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے۔ بہت سے نوجوان ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے۔ بہت سے بوڑھے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے اور یہ بات ہمیں روزمرہ نظر آنی چاہئے اور ہمیں اس سے بے چین ہو جانا چاہئے۔ تنظیمیں کیوں اس سے بے چین نہیں ہوتیں، تنظیمیں کیوں یہ کمزوری نہیں دیکھتیں اور کیوں خصوصیت کے ساتھ ان باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتیں۔ نماز پڑھنا صرف کافی نہیں، نماز ترجمہ کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہئے خواہ وہ بچہ ہو، جوان ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو اور اس حد تک یہ ترجمہ رواں ہو کہ جب وہ نماز پڑھے تو سمجھ کر نماز پڑھے۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت گائنا کالوجسٹ

فضل عمر ہسپتال میں لیڈی گائنا کالوجسٹ کی فوری ضرورت ہے۔ خواتین گائنا کالوجسٹ سادہ کاغذ پر ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کو درخواست اپنے حلقہ کے صدر صاحب یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ دے سکتی ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ فون نمبر 047-6215646 یا موبائل نمبر 0346-7244340 پر کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

حضرت مسیح موعود کی بعثت کا ایک یہ مقصد تھا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اِدراک رکھنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر چلنے والے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے لوگ پیدا ہوں۔ وہ لوگ پیدا ہوں جو عملی نمونوں کی ایک مثال ہوں۔ پس ہر احمدی جو چاہے دنیا کے کسی بھی حصے اور خطے میں رہ رہا ہو اس کا فرض بنتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو سامنے رکھے۔

جس نے بھی حضرت مسیح موعود کو ماناہے اسے ان باتوں کا خیال رکھنا ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑ کر اس کی توحید کو کس طرح قائم کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دنیا میں کس طرح قائم کرنا ہے۔ حقوق العباد کس طرح ادا کرنے ہیں۔ پس آپ جو بنگلہ دیش میں اپنے جلسے میں بیٹھے میری باتیں سن رہے ہیں اس بات کو اپنے ذہن میں بٹھا کر یہ عہد کریں کہ حضرت مسیح موعود کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آپ نے ایک نمونہ بننا ہے

جماعت بنگلہ دیش کے 92ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 7 فروری 2016ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے براہ راست اختتامی خطاب

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ جلسہ سالانہ پر وہاں شاملین نے مقررین کی تقریریں بھی سنی ہوں گی اور مجھے امید ہے کہ مقررین نے اپنی تقاریر میں جلسہ سالانہ کے مقاصد اور علمی اور تربیتی مضامین بیان کئے ہوں گے۔ جلسہ سالانہ کے مقاصد جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے ہیں خلاصۃً وہ یہ ہیں کہ ہر وہ احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے والا ہے وہ خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی معرفت میں ترقی کرے اور اپنے اندر عملی تبدیلی پیدا کرے۔ وہ عملی تبدیلی جس کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا اور اپنے ماننے والوں میں وہ تبدیلی پیدا کی جس کے نمونے ہمیں صحابہ رضوان اللہ علیہم میں نظر آتے ہیں............

حضرت مسیح موعود کے مشن کو جاری رکھنے کے لئے ہم میں خلافت کا نظام جاری فرمایا۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود کا مشن یا آپ کے سلسلہ کا قیام صرف اسی بات کو منوانے کے لئے نہیں تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اب آسمان سے کسی مسیح نے نہیں آنا بلکہ اس سے بہت بڑھ کر آپ کی بعثت کا یہ مقصد تھا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا ادراک رکھنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنے والے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے لوگ پیدا ہوں۔ وہ لوگ پیدا ہوں جو عملی نمونوں کی ایک مثال ہوں۔

پس ہر احمدی جو چاہے دنیا کے کسی بھی حصے اور خطے میں رہ رہا ہو اس کا فرض بنتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو سامنے رکھے۔ ہر وقت اس بات کو دہراتا رہے کہ حضرت مسیح موعود بندے کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے کیلئے آئے تھے۔ ......

......دنیا کو بتانے آئے تھے کہ اب خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کو سمجھنے کے لئے اس سے تعلق جوڑنے کے لئے اب وسیلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کی خوبصورت تعلیم کے مطابق انسان کو انسان کے ایک دوسرے پر حقوق بتا کر اپنے ماننے والوں میں اس کے عملی نمونے قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔

پس جب تک ہم میں سے ہر ایک ان باتوں کو نہیں سمجھے گا اس کا جلسہ میں شامل ہو کر نعرے لگانا بے فائدہ ہے۔ وقتی جوش دکھا کر اور نعرے لگا کر ہم اپنی حالتوں میں مستقل تبدیلیاں پیدا نہیں کر سکتے۔ جس نے بھی حضرت مسیح موعود کو مانا ہے، چاہے وہ بنگالی ہے یا ہندوستانی یا عرب یا یورپین یا جزائر میں رہنے والا، اسے ان باتوں کا خیال رکھنا ہو گا کہ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑ کر اس کی توحید کو کس طرح قائم کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دنیا میں کس طرح قائم کرنا ہے۔ حقوق العباد کس طرح ادا کرنے ہیں۔

پس آپ جو بنگلہ دیش میں اپنے جلسے میں بیٹھے میری باتیں سن رہے ہیں اس بات کو اپنے ذہن میں بٹھا کر یہ عہد کریں کہ حضرت مسیح موعود کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آپ نے ایک نمونہ بننا ہے۔ جب تک ہمارے عملی نمونے قائم نہیں ہوں گے نہ ہی ہماری عملی اصلاح ہو سکتی ہے اور نہ ہی (دعوت الی اللہ) کے میدانوں میں ہمیں کامیابی مل سکتی ہے۔ ان باتوں کا صحیح علم اور ادراک حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ارشادات اور فرمودات سے مدد لینی ہو گی۔ پس اس حوالے سے میں حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات پیش کروں گا اور یہی ہمارے لئے لائحہ عمل ہیں اور ان پر عمل ہی اور ان کا حقیقی ادارک ہی ہمیں حقیقی (مومن) بناتا ہے اور حضرت مسیح موعود کی جماعت میں حقیقی رنگ میں شامل ہونے والا بناتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بُت ہو۔ خواہ انسان ہو۔ خواہ سورج ہو‘ پاک رکھے۔ آپ نے فرمایا ’’خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو‘‘ (اس شرک سے) ’’منزّہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی مُعزّ اور مُذِلّ خیال نہ کرنا‘‘ (یعنی ہمیشہ ذہن میں یہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہی عزتیں دینے والا ہے اور اگر انسان غلط کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی ذلیل کرتا ہے۔) ’’کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اُسی سے خاص کرنا۔ اپنی عبادت اُسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلّل اُسی سے خاص کرنا۔ اپنی اُمّیدیں اُسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اُسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر اِن تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہوسکتی۔‘‘ مزید فرمایا کہ ’’اوّل ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اُس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ھالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔‘‘ (یعنی ساری چیزیں جو ہیں وہ ہلاک ہونے والی ہیں، ختم ہونے والی ہیں اور ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر سب جھوٹ ہے۔) ’’دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا۔‘‘ (وہی ہے جو ہمارا رب ہے، ہماری پرورش کرنے والا ہے اور وہی ہے جس کی ہم نے عبادت کرنی ہے اور وہی ایک معبود ہے) ’’اور جو بظاہر ربّ الانواع یا فیض رسان نظر آتے ہیں یہ اُسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گردانتا۔ اور اسی میں کھوئے جانا۔‘‘

پس یہ حقیقی توحید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھوئے جانا اور خالص ہو کر اس کی عبادت کرنا اور اس کی بندگی اختیار کرنا۔ اب ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے یہ تعلق قائم ہے یا ہم قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا وقت پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آگے ہم جھکتے ہیں لیکن عملاً موقع آئے تو غیر اللہ پر ہم زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ اگر ہم اس معیار کی توحید پر قائم ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہے تو پھر وہ خدا ملتا ہے جس سے ملانے کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے تھے............

پھر حضرت مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’مَیں قرآن شریف سے یہ استنباط کرتا ہوں کہ سب انبیاء کے وصفی نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے کیونکہ آپ تمام انبیاء کے کمالات متفرقہ اور فضائل مختلفہ کے جامع تھے۔ اور اسی طرح جیسے تمام انبیاء کے کمالات آپ کو ملے۔ قرآن شریف بھی جمیع کتب کی خوبیوں کا جامع ہے۔ چنانچہ فرمایا (البیّنۃ: 04)‘‘ (یعنی اس میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات ہیں۔) ’’اور (الانعام: 39)‘‘ (ہم نے اس کتاب میں کوئی کمی نہیں کی۔) ’’ایسا ہی ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ تمام نبیوں کی اقتدا کر۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ امر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک امر تو تشریعی ہوتا ہے جیسے یہ کہا کہ نماز قائم کرو یا زکوٰۃ دو وغیرہ اور بعض امر بطور خلق ہوتے ہیں جیسے یٰـنَـارُ کُوْنِیْ بَرْدًا...... (الانبیاء: 70)۔ یہ امر جو ہے کہ تو سب کی اقتدا کر، یہ بھی خلقی اور کونی ہے یعنی تیری فطرت کو حکم دیا کہ وہ کمالات جو جمیع انبیاء علیہم السلام میں متفرق طور پر موجود تھے اس میں یکجائی طور پر موجود ہوں اور گویا اس کے ساتھ ہی وہ کمالات اور خوبیاں آپ کی ذات میں جمع ہوگئیں۔‘‘ ......

پھر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’دیکھو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (آل عمران:32)۔ خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ انسان کا مدّعا صرف اس ایک واحد لاشریک خدا کی تلاش ہونا چاہئے۔ شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ رسوم کا تابع اور ہواوہوس کا مطیع نہ بننا چاہئے۔ دیکھو مَیں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہوسکتا۔‘‘

پھر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں......تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی اور نماز روزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازے کھولنے کی اور کوئی کنجی ہے ہی نہیں۔ بھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کر کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔............

...... پھر جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ حضرت مسیح موعود بندوں کے ایک دوسرے پر حقوق قائم کرنے کا اور ان کا ادراک دلوانے بھی آئے تھے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ اگر تم ایک دوسرے کے حقوق قائم نہیں کرو گے تو نہ ہی خدا تعالیٰ سے تمہارا تعلق ہے اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارا تعلق ہے۔ اور نہ ہی (دین) سے تمہارا تعلق ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امن اور صلح اور بندوں کے حقوق قائم کرنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ آپ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس بھیجے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین ہیں ان کا صحیح ادراک پیدا کروایا۔

آپ نے ہمیں بتایا کہ قرآن کریم نے ہر طبقہ کے حقوق قائم کئے ہیں۔ (دین) کے اس امن اور سلامتی کے اصول کو بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود بیان فرماتے ہیں:۔

’’یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دِلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔‘‘

پھر اس بارے میں آپ مزید فرماتے ہیں:

’’یہ بھی عرض کر دینے کے لائق ہے کہ (دینی) تعلیم کے رُو سے دین...... کے حصے صرف دو ہیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تعلیم دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے۔ اوّل ایک خدا کو جاننا جیسا کہ وہ فی الواقعہ موجود ہے۔ اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو، شکرگزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔‘‘

پس یہ ہے وہ مقصد جس کو ہر اس شخص کو جو...... ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ ہے وہ مقصد جس کے حصول کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے......رعایا اور حکومتیں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہی ہیں۔ ہر شخص ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ حکومتیں عوام سے ناجائز مطالبے کرتی ہیں اور عوام حکومت سے ناجائز مطالبے کرتے ہیں۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’ایک پہلو سے سلاطین رعایا پر حکم چلاتے ہیں اور دوسرے پہلو سے رعیّت سلاطین پر حکم چلاتی ہے۔ اور جب تک یہ دونوں پہلو اعتدال سے چلتے ہیں تب تک اُس ملک میں امن رہتا ہے اور جب کوئی بے اعتدالی رعایا کی طرف سے یا بادشاہوں کی طرف سے ظہور میں آتی ہے تبھی ملک میں سے امن اٹھ جاتا ہے۔‘‘

پس جب تک دونوں طرف سے انصاف نہ ہو، جب تک دونوں طرف سے اپنے فرض پورے کرنے اور دوسرے کا حق دینے کی روح نہ ہو سلامتی اور امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اور یہی آجکل .... کا المیہ ہے۔ ہم احمدیوں نے جس جس ملک میں وہ ہیں (دین) کی حقیقی تعلیم سے اور انصاف کی حقیقی (دینی) روح سے دنیا کو آشنا کرنا ہے تاکہ امن اور سلامتی قائم ہو اور ایک دوسرے کے حق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔

ایک حقیقی احمدی کو کس طرح حقوق العباد ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے۔ پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افترا کرتے اور اس کی غِیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اُکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔ خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔ یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمنی سمجھنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں۔ بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔ اپنی طرف سے کوئی نئی بھاجی اس کے ساتھ شروع نہ کرو۔‘‘

پھر اعلیٰ اخلاق اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے ہمیں فرمایا کہ:

’’ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تُو نے مجھے پانی نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! تُو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تُو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تُو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ اِن باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اَور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا وغیرہ۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا! ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اَور کیا ہوگا کہ وہ اُس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔ مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چِڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سردمہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اُس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔ اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔‘‘

فرمایا کہ ’’مَیں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں مَیں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔‘‘ (گبر کہتے ہیں جو آتش پرست لوگ تھے) ’’مَیں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو مَیں حج کو گیا تو دیکھا وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو اُن دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام لانے کا موجب ہو گئے۔‘‘

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے جابجا رحم کی تعلیم دی ہے۔ یہی

باقی صفحہ 5 پر

مکرم سید حسین احمد صاحب

سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

کی معمور الاوقات زندگی اور خدمات دینیہ

(قسط دوم آخر)

تعزیت تیمارداری اور ضرورت مندوں کی امداد

آپ اپنے دورہ جات لجنہ میں اکثر ایسے گھروں میں ضرور جاتیں جہاں کوئی بیمار ہو یا وفات پر تعزیت کرتیں۔ عہدیداران لجنہ کے ساتھ فون پر بات کرتیں تو حال احوال اور بچوں کی خیریت دریافت کرتیں۔ تعلیمی اور مالی ضروریات کا جائزہ لیتیں اور حتی المقدور امداد کا انتظام کرتیں۔

چنانچہ ایک دن آپ گھر کی صفائی میں مصروف تھیں کہ صبح 8:30 بجے ایک احمدی خاتون ایک درویش قادیان کی اہلیہ کو ساتھ لے کر آئیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ امداد چاہئے۔ امداد کے طور پر آپ نے 200 روپے اپنے پاس سے دیے۔

تیمارداری اور تعزیت کے موقعے کی تلاش میں رہتیں۔ ’’صبح نجمہ ظفر کی ساس کے افسوس کے لئے گئے اور مسز بلقیس منان کی عیادت کی۔ آپا ہاجرہ درد کی طبیعت گلاب دیوی ہسپتال میں پوچھنے گئے۔ انگوری باغ کی صدر عابدہ اکرام کے لئے دعا کا اعلان کرایا۔ آج ان کے پتے کا اپریشن ہوگا۔ نائب امیر لاہور چوہدری فتح محمد صاحب کی وفات پر افسوس کرنے گئے۔ عیسیٰ درد صاحب کے بیٹے جونی (رضوان درد) کی طبیعت پوچھنے کے لئے فون کیا۔‘‘

لجنہ لاہور کی گاڑی کے ڈرائیور خالد احمد صاحب کی ضروریات کا خیال رکھتیں۔ کئی مرتبہ خود ہاتھ سے روٹی تیار کرکے کھانا پیش کیا۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی وفات مئی 1987ء میں احمدی مستورات کو منظّم طور پر تعزیت کرنے کے لئے بھجوانے کا پروگرام بنایا اور خود بھی ماڈل ٹاؤن تعزیت کے لئے گئیں۔ اس سے قبل وفات کی اطلاع ملنے پر فوراً ریلوے سٹیشن گئیں تا ربوہ کی گاڑی پکڑیں لیکن گاڑی نکل چکی تھی۔ کوچ کے اڈہ پر چلی گئیں۔ 7 بجے کوچ روانہ ہوئی۔ راستہ میں سخت بارش طوفان تھا۔ دس بجے رات پہنچ گئیں۔

بزرگان سلسلہ، والدین، عزیز رشتہ داروں سے تعلق

آپ کو ہم نے بچپن سے ہی بزرگان سلسلہ سے عقیدت واحترام کا سلوک کرتے دیکھا اور سنا۔ ملاقات اور دعاؤں کے خطوط لکھنا۔ سب بچوں کی بزرگان سے ملاقات کروانا۔ اپنی ڈائری 12 جنوری 1987 میں لکھتی ہیں۔ ’’آج امی جان (سیدہ صالحہ بیگم بنت حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن پیدائش 1897ء) اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کا دن ہے۔

آج حضرت مسیح موعود کی وفات کا دن ہے -(26-5-87)۔

آج لیکھرام ڈے ہے۔ پیشگوئی حضرت مسیح موعود کی یاد میں جب لیکھرام قتل ہوا۔ (6-3-1897)۔ چند رشتہ دار بچوں کو لے کر کمرہ وفات حضرت مسیح موعود دیکھا اور دعا کی۔‘‘

ڈائری کے ایک صفحے پر حضرت اماں جان کے خاندان مبارک کا مکمل شجرہ درج ہے۔ اپنے والد حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے بہت محبت تھی۔ آپ ہمیں اکثر بتاتیں کہ 17 مارچ 1944ء یوم وفات سے لے کر 31۔ اگست 1947ء تک جب مستورات کا قافلہ ہجرت کر کے قادیان سے لاہور آیا۔ آپ روزانہ بہشتی مقبرہ قادیان والد صاحب کی قبر پر دعا کرنے کے لئے جاتیں۔

16 مارچ 1987ء کی ڈائری پر لکھا ہے:

’’43 سال قبل 1944ء آج ابا جان بیمار ہوئے، شام کو 5 بجے گھر لائے۔ 17 مارچ کو لکھا کہ شام مغرب کے وقت وفات ہوگئی۔ 18 مارچ کو لکھا۔ 5 بجے جنازہ بہشتی مقبرہ قادیان لے گئے۔‘‘

17 مارچ 1991ء کی ڈائری پر درج ہے۔

’’ابا جان کی وفات کا دن۔ اللہ تعالیٰ والدین کے درجات بلند فرمائے۔ روزہ سے محروم رہی جس کا سخت افسوس ہے۔ نفلی روزہ نہ رکھنے کا۔‘‘ اس دن آپ بغیر کسی کو بتائے خاموشی سے نفلی روزہ رکھ کر خصوصی دعائیں رکھتیں۔ آپ جب ربوہ آتیں تو روزانہ ہی بہشتی مقبرہ جا کر دعا کرتیں اور بچوں کو ساتھ لے کر جاتیں۔

آنحضرت ﷺ اور حدیث کی محبت آپ کو اپنے والد سے ورثہ میں ملی۔ چہل حدیث کی سند آپ نے والد صاحب سے حاصل کی اور ڈائری میں تمام راویوں کی فہرست درج کی۔

آپ اپنے قریبیوں اور عزیزوں کی ہر ممکنہ خدمت اور تعاون کے لئے تیار رہتیں۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو فون کیا کہ بہو امۃ الحی کی والدہ نے آنکھیں بنانے جانا ہے (محاورہ دہلی)۔ دامادوں اور بہوؤں کے کام کرانے کی جستجو ہوتی۔ امۃ الحئی کی بہن سے خاص محبت رکھتیں کہ یہ دنیا کی نوکری چھوڑ کر ربوہ کے ہسپتال میں خلیفہ وقت کی اطاعت میں آئی ہیں۔ اپنے پہلے پوتے کی پیدائش پر ان کو اپنے ہاتھ سے نہایت خوبصورت دلائی ستارے ٹانک کر دی ڈاکٹر نصرت نے کہا کہ کمال ہے میری بہن کا بچہ بھی تو ہے صرف آپ کا پوتا تو نہیں۔ کہنے لگیں: یہ تحفہ میں اپنے پوتے کی وجہ سے دے رہی ہوں کہ آپ نے اس کی خاطر اتنی تگ ودو کی۔ احمدی مستورات میں سے بیمار اور بے اولاد عورتوں کو ان کے پاس بڑے مان سے بھجواتیں کہ میرا اعتقاد ہے کہ صرف آپ علاج ہی نہیں کریں گی بلکہ دعا اور ربوہ کے ہسپتال کی برکت بھی شامل ہو جائے گی۔ فضل تو اللہ نے ہی کرنا ہے۔

آپ کو درویشان قادیان سے بہت عقیدت تھی۔ جو قادیان کی محبت کا لازمی جزو تھا۔ درویشان کو دعائیہ خطوط قادیان لکھتیں۔ بالخصوص صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ سے بہت محبت تھی۔ یہ دونوں وجود جب پاکستان تشریف لاتے تو لاہور ہمارے گھر بھی آتے۔

امی جان کو اپنے بہن بھائیوں اور ان سب کی اولاد سے بے پناہ لگاؤ تھا۔ ایک روز خالہ سیدہ کی ایک خادمہ ملتان سے ہمارے گھر لاہور آئی۔ امی جان نے اسے کھانا کھلایا۔ خالہ کی بیٹی طاہرہ کا ایڈریس لے کر گئی۔ چند گھنٹوں کے بعد گھر نہ ملا تو واپس آ گئی۔ امی جان نے دوبارہ راستہ سمجھایا اور لکھ کر دیا۔ اپنے سسرال کے ساتھ آپ کا سلوک بھی مثالی تھا۔ ہمارے تایا جان ڈاکٹر سید ضیاء الحسن صاحب کے بیٹے ڈاکٹر ریاض الحسن نے ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا تو امی جان نے چچی رضیہ کو مبارکباد کا خط لکھا۔ آپ آج کل گیمبیا میں خدمت خلق کر رہے ہیں۔

ربوہ قیام کے دوران بہشتی مقبرہ جاتیں تو ساتھ بچوں کو بھی اور بعد ازاں نواسے نواسیوں اور پوتے پوتیوں کو بھی ضرور لے کر جاتیں۔ تا کہ ان کی بھی تربیت ہو جائے۔ ایک ایسے موقع پر نواسوں حارث نبیل کو بھی لے کر گئیں۔ ’’واپسی پر امۃ الحئی کی امی بیگم مولانا عبدالمالک خان صاحب کے گھر ٹھہرے، چائے پی، نصرت بھی ملیں۔ چائے کا پیکٹ جو رفیق جاوید صاحب مربی ماریشس لائے تھے وصول کیا۔ یہ پیکٹ حسین احمد نے وہاں سے بھیجا تھا۔‘‘

بزرگان سلسلہ سے ملاقات اور دعا کی درخواست کرنے آپ اکثر جاتیں اور ہم بچوں کو ساتھ رکھتیں اور دعائیہ خطوط اکثر لکھا کرتی تھیں۔ ان بزرگان کا تعارف کرواتیں۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری، حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری، حضرت صوفی غلام محمد صاحب ان میں نمایاں ہیں۔ حضرت صوفی صاحب نے خاکسار کی شادی کی تقریب میں دعا بھی کرائی۔ ان کی وفات اپریل 1985ء میں والد میجر سید سعید احمد صاحب لاہور سے ربوہ جنازے میں شریک ہوئے۔ اپنی خالہ زاد بہن آپا رشیدہ بنت سردار کرم داد خان صاحب و حامدہ بیگم بنت حضرت پیر منظور محمد صاحب کے جنازے میں ربوہ گئیں۔

آپ کی شخصیت کے چند دلچسپ امور

قادیان کی محبت آپ کے رگ و ریشہ میں رچی بسی تھی۔ حضرت مصلح موعود کی آخری بیماری میں جب امی جان حضور کی ملاقات کو جاتیں تو حضور بستر پر لیٹے ہوئے ہوتے۔ قریب ہی حضرت چھوٹی آپا اور حضرت مہر آپا فرش پر گاؤ تکیہ کے سہارے تشریف رکھا کرتیں۔ حضور بے چینی میں اکثر کروٹ بدلتے رہتے۔ ہاتھ میں بدر یا الفضل کا پرچہ ہوتا۔ امی جان قریب ہو کر سلام عرض کرتیں۔ حضور فرماتے بشریٰ تم ہمارے ساتھ قادیان چلوگی۔ ہم بچے قریب ہی ہوتے۔ اس وقت قادیان کی محبت کا ہمیں اندازہ نہ تھا۔ اب جب خود گئے تو اس پیاری بستی کے مقام اور اہمیت کے بارے میں معلوم ہوا۔ 23 دسمبر 1991ء کی ڈائری میں آپ نے لکھا: ’’الحمد للہ کہ قادیان دارالامان کی روانگی کا دن آ گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تشریف آوری ہوئی۔ ہم بذریعہ ٹرین گئے۔‘‘

قادیان قیام کے دوران امی جان نے ہمیں دارالمسیح، اپنے بچپن کا گھر یعنی الصفہ، لنگر خانہ، دارالانوار، مدرسہ احمدیہ، بہشتی مقبرہ، سب مقامات دکھائے اور واقعات سنائے۔ حتیٰ کہ آپ منارۃ المسیح کی سیڑھیاں چڑھ کر ہمیں اوپر بھی لے گئیں۔

اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود سے بے پناہ عقیدت تھی۔ جو واقف زندگی تھے ان سے خاص انس تھا۔ یکم ستمبر 1987 کی ڈائری میں لکھتی ہیں: ’’دوپہر کو 4 بجے میاں مسرور (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اور سبوحی آئے۔ حارث نبیل دونوں نواسے ان کے ساتھ ربوہ گئے۔‘‘

لجنہ کی ذمہ داریوں کے علاوہ اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو کما حقہٗ آپ ادا کرتیں۔ ربوہ جب اجتماع وغیرہ پر جاتیں تو گھر کے تمام کام علی الصبح کرتیں۔ 1993ء کی ڈائری میں لکھتی ہیں۔ صبح ربوہ سے 6:30 گاڑی سے روانہ ہو کر 9 بج کر 10 منٹ پر لاہور پہنچ گئے۔ ویگن سے دارالذکر آئے۔ 11:30 بجے واپس گھر۔ ساری صفائی کی۔ کھانا پکایا۔ کھایا۔ گھر کا ہر کام خود کر لیتیں مثلاً سفیدی اور دروازہ کا پینٹ۔

نئے سال کے آغاز پر نوافل ادا کرتیں، خلفاء سلسلہ کو دعائیہ خطوط لکھتیں۔ جب ربوہ میں ہوتیں تو اکثر رشتہ داروں کے گھر منٹ دو منٹ کھڑے

کھڑے نئے سال کی مبارک باد دیتیں۔ یکم جنوری 1995ء کے صفحے پر لکھا: ''نیا سال مبارک۔ اللہ تعالیٰ گزشتہ کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔''

آپ کے خطوط، نوٹس اور ڈائریوں میں کثرت سے دعائیہ کلمات لکھے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ جس ڈائری میں آپ نے بچوں کے جہیز اور شادی کی تیاری کے نوٹس لکھے ہیں وہاں بسم اللہ، نحمدہ و نصلی، ھوالناصر کے ساتھ آغاز کیا ہے۔ ٹیلی ویژن پر MTA کے علاوہ ہاکی میچ، کرکٹ میچ، شائستہ ڈرامے بھی دیکھتیں۔ چند مرتبہ آپ نے بچوں کے ساتھ کرکٹ میچ کرکٹ سٹیڈیم جا کر بھی دیکھا۔ کئی مرتبہ لاہور کا مشہور ہارس اینڈ کیٹل شو اور رات کا ٹیٹو شو بھی دیکھا۔ بلکہ ربوہ سے آئے عزیزوں اور بچوں کو بھی ساتھ لے کر جاتیں۔ ایک رات چاند گرہن لگا تو تین دفعہ اٹھ کر دیکھا۔ گھر کی صفائی کا بہت خیال رکھتیں۔ مختلف کھانوں کی تراکیب ڈائریوں پر نوٹ کرتیں۔ چینی کھانوں کی تراکیب بھی لکھی ہوئی ہیں۔ بعض دیسی نسخے اور ٹوٹکے بھی شامل ہیں۔

لجنہ اماء اللہ لاہور کے مختلف پروگراموں اور اجلاسات کا ایک سنٹر کرک ہاؤس تھا جو لاہور چھاؤنی میں واقع ہے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفور کرک اور ان کی اہلیہ نظیر بیگم نے ہمیشہ ہی کھلے دل کے ساتھ یہاں جماعتی پروگرام رکھوائے جن میں احمدی مرد و زن اور مہمان بھی شریک ہوئے۔

لجنہ کے ایک اجلاس منعقد کرنے پر بیگم کرک صاحبہ نے کہا کہ میں خود ضروری کام سے غیر حاضر ہوں گی۔ بچیاں ہوں گی۔ کمرہ تیار ہوگا۔ چائے کا سامان لگا ہوگا۔ آپ کو کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ کرک ہاؤس کو وسیع لان رمضان کی افطار پارٹیوں اور بعض دفعہ احمدی بچوں کی شادی کی تقریب کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قبل از خلافت یہاں تشریف لا کر مجالس سوال و جواب کا انعقاد بھی فرماتے رہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس قبل از خلافت یہاں گیسٹ ہاؤس میں قیام پذیر رہے ہیں۔ یہ کوٹھی 1960ء سے مرکز نماز اور جماعتی اجلاسات کے سنٹر کے طور پر استعمال کی جاتی رہی ہے۔ ڈاکٹر عبدالغفور کرک صاحب کے والد کا نام ڈاکٹر عبدالغنی کرک تھا۔

ان کا تعلق ضلع گورداسپور سے تھا۔ آپ پہلی مرتبہ 1930ء میں زنجبار مشرقی افریقہ گئے۔ یہاں امیر جماعت بھی رہے۔ واپسی 1948ء میں پاکستان ہوئی۔ آپ کی آواز چونکہ کرک دار اور بلند تھی لہٰذا اس نام سے مشہور ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالغفور کرک صاحب کے ایک بیٹے سیکنڈ لیفٹیننٹ عبدالحسن خالد کرک 1971ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں شہید ہوئے۔ کرک ہاؤس کی غربی جانب سڑک کو کینٹ بورڈ نے خالد کرک روڈ کے نام سے موسوم کر دیا ہے۔

امی جان کی ڈائریاں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نہایت معمور الاوقات تھیں۔ اپنی تمام گھریلو ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرتی رہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خدمت دین کی ذمہ داری آپ پر ڈالی تو اس کو تا دم آخر اس سے بڑھ کر فکر، تشویش اور دعا کے ساتھ نبھانے کی کوشش کرتی رہیں۔ ہم سب کے لئے یہی راہنما اصول آپ نے چھوڑا کہ وقت کا کوئی لمحہ آپ نے ضائع نہیں ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے، آپ کو اپنے ان بزرگوں کا قرب عطا کرے جن سے آپ کو بے حد عقیدت رہی اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر آپ پر رہے۔ آپ کے بچوں کو بھی مقبول خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین

حضرت مصلح موعود نے کیا خوب فرمایا:

''مقصود مرا پورا ہوا گر مل جائیں مجھے دیوانے دو''

بقیہ از صفحہ 3۔ جلسہ سالانہ بنگلہ دیش

اخوت...... کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام...... مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں (دینی) اخوت قائم ہو اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو۔'' یہاں پر احمدیوں کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں کہ ایک تو تمہارے اندر (دینی) اخوت قائم ہو اور پھر اس سلسلے میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوت بھی بڑھے۔ آپ نے فرمایا: ''خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔'' فرمایا کہ ''جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا بھی تو امرِ الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھنے اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود کے مقصد کو بھی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ ہم صحیح (دینی) تعلیم کے پھیلانے والے ہوں اور دنیا کو یہ باور کرانے والے ہوں کہ (دین) ہی وہ مذہب ہے جس پر حقیقی رنگ میں عمل کر کے انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور دنیا میں حقیقی امن کا قیام ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم سب اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ بنگلہ دیش میں سب شاملین جلسہ کو جو اس وقت وہاں بیٹھے ہوئے ہیں خیریت سے اپنے گھروں کو واپس لے کر جائے اور ان کے گھروں میں بھی ہر لحاظ سے خیریت رکھے۔ بنگلہ دیش کے حالات بھی بعض دنوں میں کافی خراب ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو وہاں اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور دنیا میں ہر جگہ جہاں جہاں احمدیوں پر مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور محفوظ رکھے۔ اب دعا کر لیں۔

☆......☆......☆

مکرم مدثر حفیظ گھمن صاحب ماہر امراض چشم

سست آنکھ (Amblyopia) کیا ہے؟

ایمبلی اوپیا (Amblyopia) یعنی سست آنکھ کیا ہے اور یہ کیسے ہوتا ہے۔ Amblyopia کا پتہ کیسے لگتا ہے اور اس کا علاج کیا ہے۔

ان سوالوں کے جوابات جاننے سے پہلے ضروری ہے کہ پتہ ہو کہ آنکھ کیسے کام کرتی ہے۔ آنکھ ایک کیمرے کی طرح کام کرتی ہے۔ جب آپ ایک تصویر لیتے ہیں تو روشنی سامنے والے عدسہ (Lens) سے کیمرے کے اندر داخل ہوتی ہے اور کیمرے کے اندر موجود فلم (Film) پر پڑتی ہے اور جس چیز کی آپ تصویر لیتے ہیں اس کی شبیہ فلم پر بن جاتی ہے۔ آنکھ بھی اسی طرح کام کرتی ہے۔ آنکھ کے سامنے والے حصے یعنی کورنیا (Cornea)، پیوپل (Pupil) اور عدسہ سے روشنی گزر کر آنکھ میں داخل ہوتی ہے اور پھر آنکھ کے اندر موجود ایک شفاف مادہ جسے وٹرس (Vitreous) یا Vitreous gel کہتے ہیں سے گزرتے ہوئے آنکھ کے پردہ پر پڑتی ہے جسے ریٹینا کہتے ہیں۔ ریٹینا (Retina) میں بہت چھوٹے چھوٹے Tissue ہوتے ہیں۔ جب روشنی Retina پر پڑتی ہے تو آپٹک نرو (Optic Nerve) جو ریٹینا سے منسلک ہوتی ہے کے ذریعہ سے دماغ کو پیغام جاتا ہے اور اس طرح ہم دیکھ سکتے ہیں۔

اب ہم بات کرتے ہیں کمزور یا سست آنکھ پر کہ یہ کیا مرض ہے۔ سست آنکھ (Lazy Eye) اس صورت میں ہوتا ہے۔ جب بچے کی آنکھ کے تمام کنیکشن (Connection) دماغ کے ساتھ مکمل طور پر نہ بن سکے ہوں۔ عموماً اس میں ایک آنکھ متاثر ہوتی ہے۔ لیکن کچھ صورتوں میں بچے کی دونوں آنکھیں متاثر ہوتی ہیں۔ اگر اس صورتحال کا علاج وقت پر نہ کیا جائے تو بچے کے بڑے ہونے پر بچے کی نظر بہتر نہیں کی جا سکتی ہے۔ چونکہ بچے کے بڑے ہونے پر دماغ خود بخود جو بہتر دیکھنے والی آنکھ ہے اس کو استعمال کرنا شروع کر دیتا ہے اور اس آنکھ کی نظر بہتر ہوتی جاتی ہے اور جو آنکھ زیادہ کمزور ہے دماغ اس آنکھ کو Ignore کر دیتا ہے اور اس سے کام لینا چھوڑ دیتا ہے اور اس آنکھ کی نظر آہستہ آہستہ کمزور ہوتی جاتی ہے اور بہت کم رہ جاتی ہے یا آہستہ آہستہ مکمل ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ اگر کسی بچے کو Amblyopia ہے تو اس بچے کو بچپن میں ہی کسی ماہر امراض چشم یعنی Opthalmologist یا کسی Optometrist کو دکھایا جائے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بچہ اپنی کمزور نظر کا اندازہ کر ہی نہیں سکتا۔

ایمبلی اوپیا (Amblyopia) کی ایک وجہ آنکھوں کا ٹیڑھا پن (Strabismus) ہے اس طرح بچے کو دو الگ الگ Image (شبیہ) نظر آتے ہیں یعنی ڈبل ویژن (Double Vision) اس طرح کی صورتحال میں بچے کا دماغ ایک آنکھ کو Select کرتا ہے اور جو آنکھ ٹیڑھی ہے اسے نظر انداز (Ignore) کر دیتا ہے اور اس طرح اس آنکھ میں نظر کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس طرح کئی لوگوں میں آنکھوں کے ٹیڑھے پن کی وجہ سے بھی Amblyopia ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کچھ بچوں میں سفید موتیا کی وجہ سے بھی Amblyopia ہو جاتا ہے۔ کیونکہ موتیا کی وجہ سے روشنی صحیح طرح ریٹینا تک نہیں پہنچ پاتی۔

یاد رکھیں کہ آپ بچے کو دیکھ کر یہ نہیں بتا سکتے کہ اسے ایمبلی اوپیا ہے یا نہیں۔ اس لئے اپنے بچے کی کسی بھی ماہر امراض چشم ڈاکٹر سے ضرور چیک کروائیں۔ خاص طور پر بچے کو سکول میں داخل کروانے سے پہلے اور اگر آپ کے بچے کی نظر ٹھیک ہے تو بھی بچے کی عمر 9 سال ہونے تک ہر سال ایک مرتبہ ضرور کسی ماہر امراض چشم سے معائنہ کروائیں۔

طریقہ علاج

Amblyopia کے علاج میں کوشش کی جاتی ہے کہ دماغ کو مجبور کیا جائے کہ وہ کمزور آنکھ سے دیکھنا شروع کرے۔ زیادہ تر عینک کے ذریعے سے کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات آنکھوں کے قطرے بھی استعمال کرائے جاتے ہیں۔ جو آنکھ زیادہ بہتر دیکھتی ہے اس پر Patch (پیچ) لگا کر اسے بند کیا جاتا ہے تاکہ بچہ کمزور آنکھ کو استعمال کرے اور دن کے کچھ حصہ میں بہتر آنکھ سے پیچ اتارا بھی جاتا ہے تاکہ بچہ اپنی اچھی آنکھ کو بھی استعمال کرے تاکہ اس میں نظر برقرار رہے۔ یہ آپ کو ڈاکٹر ہی بتا سکتا ہے کہ کتنی دیر آنکھ پر Patch لگانا ہے اور کتنی دیر بعد Patch اتارنا ہے۔

نظر بہتر ہونے میں کئی ہفتے یا کئی مہینے لگ سکتے ہیں۔ بعض حالات میں سال سے زیادہ عرصہ لگ سکتا ہے۔ لیکن آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ڈاکٹر کی ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔ کیونکہ معالج بچے کی نظر کو Monitor کر رہا ہوتا ہے اور وہی آپ کو بتا سکتا ہے کہ بچے کی نظر مزید بڑھنے کی گنجائش ہے یا نہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 124796 میں بریرہ سامی

زوجہ محمد ناصر ملہی قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا کلیار ٹاؤن ضلع و ملک سرگودھا، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جون 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 50 ہزار روپے (2) طلائی زیور 5 تولہ 2 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔بریرہ سامی گواہ شد نمبر 1۔متین احمد ولد محمد ناصر ملہی گواہ شد نمبر 2۔محمد ناصر ملہی ولد چوہدری غلام رسول

مسل نمبر 124797 میں فائزہ عطاء

زوجہ عطاء الوحید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔فائزہ عطاء گواہ شد نمبر 1۔احسان الٰہی ولد غلام نبی گواہ شد نمبر 2۔عطاء الوحید ولد احسان الٰہی

مسل نمبر 124798 میں نائلہ مبارک

بنت مبارک احمد قوم جٹ پیشہ استاد عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) طلائی بالیاں 6 ماشہ 22 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 7300 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔نائلہ مبارک گواہ شد نمبر 1۔گلزار احمد ولد عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر 2۔چوہدری امتیاز احمد ولد چوہدری رفیق احمد

مسل نمبر 124799 میں ثریا بی بی

زوجہ محمد حنیف قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 648ج۔ب جڑانوالہ ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) طلائی زیور 5 تولہ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ثریا بی بی گواہ شد نمبر 1۔محمد خان جوئیہ ولد میاں محمد گواہ شد نمبر 2۔ریاض احمد ولد خلیل احمد

مسل نمبر 124800 میں مختار احمد بھٹی

ولد محمد حسین بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ورکاں ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مارچ 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان 5 مرلہ اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔مختار احمد بھٹی گواہ شد نمبر 1۔ عبدالودود ولد صوفی نذیر احمد گواہ شد نمبر 2۔خالد محمود ولد محمود احمد

مسل نمبر 81362 میں فرزانہ اسلم

ولد محمد اسلم قوم...... پیشہ خانہ داری عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلیساں بھٹیاں ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جون 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) نقد رقم 4 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔فرزانہ اسلم گواہ شد نمبر 1۔محمد رفیع خاور ولد محمد رمضان گواہ شد نمبر 2۔اعجاز احمد ولد ملے خان

مسل نمبر 47014 میں فاخرہ نسیم

زوجہ غلام محمد قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جولائی 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) طلائی زیور 31 گرام 1 لاکھ 20 ہزار روپے (2) حق مہر 5 ہزار روپے (3) ترکہ خاوند مکان 1/8 حصہ 12 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 22 ہزار روپے+10 ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن + جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔فاخرہ نسیم گواہ شد نمبر 1۔غلام محمد ولد غلام رسول گواہ شد نمبر 2۔عبدالشکور ولد شبیر احمد

مسل نمبر 124801 میں منیب احمد

ولد مبشر محمود قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 32/7 دارالیمن وسطی سلام ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔منیب احمد گواہ شد نمبر 1۔محمد اشرف نور ولد محمد شریف تنویر گواہ شد نمبر 2۔اسعد محمود ظفر ولد محمد اشرف نور

مسل نمبر 124802 میں منیبہ صدف

بنت شکیل احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/39 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔منیبہ صدف گواہ شد نمبر 1۔ریاض احمد جہ ولد عبداللہ خان گواہ شد نمبر 2۔مہر محمد احمد ولد مہر غلام احمد

مسل نمبر 124803 میں Nayab Ahamd

ولد Aftab Ahmad قوم...... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Penrith ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 40 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Nayab Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Tariq Mahmood s/o Rana Nazir Ahamd گواہ شد نمبر 2۔ Usman Mahmood s/o Tariq Mehmood

مسل نمبر 124804 میں عبداللطیف قریشی

ولد عبدالرشید قریشی قوم قریشی پیشہ ڈرائیور عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ontario ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عبداللطیف قریشی گواہ شد نمبر 1۔ ناصر احمد ظفر ولد محمد ابراہیم شاد گواہ شد نمبر 2۔ طارق احمد ولد شیخ محمد بشیر

مسل نمبر 124805 میں Waqas Naveed

ولد Hanif Ahmed قوم...... پیشہ ہنر مند مزدوری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Maple Onterio ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18۔اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Waqas Naveed گواہ شد نمبر 1۔ Saad Janood s/o Syed Zia گواہ شد نمبر 2۔ Sohail Ahmad Meer s/o Dildar Ahmad Meer

مسل نمبر 124806 میں Ahmed Siddiqui

ولد Muhammad Asif Siddiqui قوم...... پیشہ کاروبار عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن York ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18۔اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Ahmed Siddiqui گواہ شد نمبر 1۔ Faraz Qamar s/o Ahmad Ali Qamar گواہ شد نمبر 2۔ Sohail ahmad Meer s/o Dildar Ahmad Meer

مکرم قدرت اللہ شمس صاحب

وقف عارضی کی برکت سے قبولیت دعا کے نظارے

عرصہ وقف عارضی کے دوران جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرض اور نفلی عبادات کی توفیق عطا فرمائی ان کے لئے اپنے رب کریم کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے دوران عرصہ وقف عارضی (چونکہ خاکسار گزشتہ کئی سالوں سے ملازمت کے اچانک ختم ہو جانے کی وجہ سے مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے خصوصاً اس صورت میں جبکہ پانچوں بچے تعلیم حاصل کر رہے ہوں تو یہ پریشانی بعض اوقات کافی تکلیف دہ صورتحال بھی اختیار کر جاتی رہی ہے) جہاں دیگر دینی اور دنیاوی امور کے لئے دعا کی توفیق ملی وہی بچوں کے تعلیمی اخراجات کے سلسلہ میں حائل دشواریوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی تضرعات پیش کرنے کی توفیق ملی۔

الحمدللہ کہ میرے مولا نے وقف عارضی کے دوران کی گئی میری ان التجاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور دوران وقف عارضی ہی بذریعہ خواب میری تسلی کا سامان کیا۔ تحدیث نعمت کے طور پر اس کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

خاکسار وقف عارضی ختم ہونے سے تین دن قبل نماز تہجد اور فجر کے بعد تلاوت قرآن کریم سے فارغ ہو کر حسب دستور آرام کیلئے لیٹ گیا اسی دوران خواب میں حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں بیت الظفر لطیف آباد حیدرآباد میں نماز فجر جماعت ادائیگی کی توفیق پاتا ہے۔ حضور نماز کے بعد درس قرآن کریم کے لئے ڈائس پر تشریف لاتے ہیں اور قرآنی آیات کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں کہ ان کا ترجمہ اور تفسیر اب مکرم نصیر احمد قمر صاحب (جو کہ MTA پر تلاوت کے بعد ترجمہ بیان کرتے ہیں) بیان کریں گے۔ جس پر محترم نصیر صاحب نے ترجمہ اور ساتھ ساتھ تفسیر بھی بیان فرمائی درس کے بعد حضور انور بیت الظفر کے صحن میں تشریف لاتے ہیں اور ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر پاؤں آگے کی جانب پھیلا لیتے ہیں اس عاجز کو حضور کے بالکل قدموں میں جگہ ملتی ہے اور خاکسار آپ کی ٹانگیں دبانا شروع کر دیتا ہے اس دوران حضور انور بڑے پیار اور بے تکلفانہ انداز سے جیسے عاجز سے پرانے تعلقات ہوتے ہیں۔ گھر کے حالات دریافت فرماتے ہیں تو خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور مالی حالات کافی خراب ہیں پھر حضور بچوں کا پوچھتے ہیں تو خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور بڑا بچہ سندھ یونیورسٹی سے ISC کر رہا ہے دوسرے نمبر کی بیٹی MBBS کر رہی اور تیسرے نمبر کا بیٹا انجینئرنگ کے پہلے سال میں ہے۔ جس پر پیارے آقا محترم نصیر صاحب سے فرماتے ہیں کہ ان کے کوائف لکھ لیں وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیڈ پر لکھنا شروع کرتے ہیں جب لکھ لیتے ہیں تو حضور ان سے وہ کاغذ لے کر اپنے دست مبارک سے لکھنا شروع کر دیتے ہیں پھر یہ کاغذ مجھے دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے تینوں کا 1500-1500 روپیہ وظیفہ لکھ دیا ہے اس کے ساتھ ڈومیسائل کی کاپی لگا کر بھیج دیں اور خاکسار خواب ہی میں بڑی خوشی سے اس کاغذ کو لے کر گھر کی طرف بھاگتا ہوا جاتا ہے اور کہہ رہا ہوتا ہے کہ چلو بچوں کا مسئلہ تو حل ہوا۔ اسی پر آنکھ کھل جاتی ہے ایک طرف خواب کا مزہ ہوتا ہے اور دوسری طرف یہ افسوس کہ او ہو یہ تو خواب تھا مسئلہ تو وہی رہا۔ خیر وقف عارضی ختم کر کے گھر واپس آتا ہوں تو بیوی بچے پوچھتے ہیں کہ کیا دعائیں کیں اور کیا خدا نے کوئی خوشخبری بھی دی ہے جس پر میں اپنا خواب ان کو سناتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی دعا کریں مجھے یقین ہے کہ خدا کے خلیفہ کے یہ الفاظ جو انہوں نے بے شک خواب میں ہی اس عاجز کو کہے ہیں ضرور پورے ہوں گے 1500 کے حساب سے تم تینوں کا وظیفہ 4500 روپے بنتا ہے۔ اللہ انشاء اللہ 4500 روپے تمہیں ضرور وظیفہ کی صورت میں دے گا۔

اس کے 3-4 دن بعد میری بیٹی کے نام سے نظارت تعلیم کی طرف سے ایک چٹھی آتی ہے کہ آپ کے متعلق حضور انور کی طرف سے خط ملا ہے آپ فوری طور پر اس خط کے ساتھ بھیجے گئے کوائف فارم پُر کر کے بھجوا دیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس چٹھی پر 18 مارچ کی تاریخ لکھی ہوتی ہے اور یہ وہی تاریخ ہے جس دن اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا خواب دکھاتا ہے۔ خیر کوائف فارم پر کر کے بھجوا دیئے جاتے ہیں۔ چند دنوں بعد ہی نظارت تعلیم کی طرف سے ایک بچی اور بچے کا نام پر 1000-1000 روپے وظیفہ کی منظوری کا خط آجاتا ہے۔ جس پر گھر والے کہتے ہیں کہ آپ تو 4500 کہہ رہے تھے مگر یہ تو 2000 بنتے ہیں۔ جس پر میں ان سے یہی کہتا ہوں کہ خواہ کچھ بھی ہو خدا نے یہ خوشخبری پہلے ہی دے رکھی ہے کہ **انی معک یا مسرور** اس لئے مجھے یقین کامل ہے کہ مولا کریم اپنے مسرور کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ضرور پورے فرمائے گا۔ اگلے ہی ماہ نظارت تعلیم کی ایک اور چٹھی آتی ہے۔ جس میں بچی جو کہ ہاسٹل میں رہتی ہے اس کے وظیفہ میں 500 روپے کا اضافہ کر کے 1500 اور تیسرے بچے کے لئے بھی 1000 روپے کی منظوری ہوتی ہے گھر والے پھر کہتے ہیں کہ اب یہ رقم 3500 روپے بنتی ہے میں پھر ان کو یہی جواب دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ دیکھیں گے کہ یہ رقم 4500 روپے ضرور ی پوری ہوگی۔ سو الحمدللہ کہ لاہور کی ایک NGO نے 6-7 ماہ قبل ایک سکالر شپ کے لئے درخواستیں مانگی تھیں جن کے ساتھ والد کے ڈومیسائل کی کاپی بھی لازمی تھی میری بچی نے اس میں بھی درخواست دی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس NGO نے بھی 1000 روپے ماہانہ بچی کا وظیفہ منظور کر لیا ہے۔ اسی طرح نہ صرف یہ کہ 4500 روپے کی رقم پوری ہوگئی ہے بلکہ حضور انور کا یہ فرمانا کہ اس کے ساتھ ڈومیسائل کی کاپی لگا کر بھیج دیں وہ بھی پورا ہوا۔

خاکسار کے پانچ بچے ہیں 4 بیٹے اور ایک بیٹی دو بیٹے خدا کے فضل سے جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں۔ جبکہ خاکسار نے خواب میں صرف تین بچوں ہی کا حضور انور سے ذکر کیا۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب

جلسہ پیشوایان مذاہب 2016ء ناروے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دنیا میں امن کے قیام کی غرض سے اور مختلف مذاہب کے درمیان پرامن ڈائیلاگ کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک دیرینہ خواہش کے مدنظر یہ ہدایت فرمائی کہ سال میں ایک دن مقرر کر کے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو دعوت دی جائے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں یا اپنے بانی مذہب کے حالات بیان کریں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس فیصلہ کی تعمیل میں مورخہ 3 دسمبر 1939ء کو پہلا یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا۔

جماعت احمدیہ ناروے بھی مختلف مذاہب میں ہم آہنگی پیدا کرنے اور آپس میں انہیں قریب کرنے، دوسرے مذاہب اور ان کے پیشواؤں کا احترام پیدا کرنے، لوگوں میں مذہبی شعور پیدا کرنے کیلئے 1986ء سے لگاتار بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ آکر ایک مخصوص عنوان پر اپنے مذاہب کا نقطہ نظر بیان کریں۔ انہیں اس موقع پر اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کی اجازت ہوگی لیکن دوسرے مذاہب پر تنقید نہیں کی جائے گی۔ جب تک بیت النصر ناروے تعمیر نہیں ہوئی تھی یہ جلسہ شہر کے وسط میں ایک ہال کرایہ پر لے کر وہاں منعقد کیا جاتا تھا لیکن جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ ناروے کو یہ بیت الذکر عطا فرمائی ہے یہ جلسہ بیت الذکر سے ملحقہ مسرور ہال میں منعقد کیا جاتا ہے۔

امسال یہ جلسہ مورخہ 18 اکتوبر 2016ء کو منعقد ہوا اور جلسے میں تقاریر کا عنوان میرا مذہب معاشرہ میں رواداری کس طرح پیدا کر سکتا ہے تجویز کیا گیا تھا اور تقاریر کے لئے دین حق، عیسائیت، یہودیت، سکھ ازم، ہندوازم اور بدھ ازم کے نمائندگان کو دعوت دی گئی تھی۔ جلسہ کی صدارت محترم ظہور احمد چوہدری صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے نے کی۔ تمام مذاہب کے نمائندگان نے شرکت کی اور دیئے گئے عنوان پر اپنے مؤقف کو واضح کیا۔ سب مذاہب کا نقطہ نظر واضح تھا کہ ہر مذہب امن اور صلح جوئی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی امن اور محبت پھیلانا مذاہب کی غرض ہوا کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی نمائندگی محترم ترلس احمد نور بولستاد صاحب نے کی۔

دوسرے سیشن میں نمائندگان سے شاملین جلسہ نے مختلف سوالات پوچھے۔ یہ پروگرام 2 گھنٹے تک جاری رہا۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسے کی کارروائی کے بعد مہمانان کرام کو بیت النصر کی زیارت کروائی گئی اور ان کے احمدیت سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اس جلسے میں شامل ہونے والوں کی کل حاضری تقریباً 170 تھی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ ناروے کی Facebook Page پر Live Stream بھیجی گئی۔ جلسہ پر آنے والے احباب کو نبیوں کا سردار (نارویجن) اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب World Crisis and Pathway to Peace (نارویجن) بطور تحفہ پیش کی گئیں۔

❁❁❁❁

درخواست دعا

❁ مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

کہ میرے بھتیجے مکرم ڈاکٹر ذوالفقار احمد فضل صاحب جرمنی کافی علیل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ دے اور لمبی فعال عمر سے نوازے۔ آمین

❁ مکرم محمد لقمان بھٹی صاحب کارکن ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

کہ میری والدہ مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اسحاق احمد بھٹی صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لمبی فعال عمر دے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

29 نومبر 2016ء

12:10 am	سیرت حضرت مسیح موعود
12:30 am	صومالی سروس
1:05 am	پنڈت لیکھرام
1:40 am	راہ ہدیٰ
3:15 am	خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2010ء
4:25 am	سیرت النبی ﷺ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:50 am	الترتیل
6:20 am	حضورانور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب
7:10 am	سیرت حضرت مسیح موعود
7:30 am	کڈز ٹائم
8:05 am	خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2010ء
9:20 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس
11:45 am	یسرنا القرآن
12:15 pm	گلشن وقف نو
1:10 pm	اسلامی اصول کی فلاسفی
1:30 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 25 نومبر 2016ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	درس
5:50 pm	یسرنا القرآن
6:20 pm	فیتھ میٹرز
7:20 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	سپینش سروس
9:00 pm	اسلامی اصول کی فلاسفی
9:30 pm	نور مصطفوی
10:00 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

30 نومبر 2016ء

12:10 am	خطبہ جمعہ 28 اکتوبر 2016ء (عربی ترجمہ)
1:20 am	The Bigger Picture
2:10 am	اسلامی اصول کی فلاسفی
2:30 am	آسٹریلین سروس
3:00 am	فیتھ میٹرز
4:00 am	سوال وجواب
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس
6:05 am	یسرنا القرآن
6:35 am	گلشن وقف نو
7:25 am	اسلامی اصول کی فلاسفی
7:55 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
8:20 am	سٹوری ٹائم
8:50 am	اسلامی اصول کی فلاسفی
9:10 am	نور مصطفوی
9:25 am	آسٹریلین سروس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب 28 دسمبر 2010ء
1:00 pm	The Bigger Picture
2:00 pm	سوال وجواب
2:45 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	خطبہ جمعہ 25 نومبر 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ 19 نومبر 2010ء
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
8:35 pm	کڈز ٹائم
9:10 pm	مسلم سائنسدان
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب

درخواست دعا

❁ مکرمہ شوکت اسد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرا نواسہ محمد فوزان احمد ولد مکرم ڈاکٹر نعمان احمد صاحب عمر سوا ماہ کو ہرنیا کا مسئلہ ہے۔ ہومیو پیتھک علاج شروع کیا ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو تندرستی صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

تاریخ عالم 28 نومبر

☆ افریقہ کے ملک چاڈ اور برونڈی میں یوم جمہوریہ ہے۔

☆ ایران میں بحری افواج کا دن ہے۔

☆ پانامہ (جنوبی امریکہ) میں یوم آزادی ہے، اس ملک نے 1821ء میں سپین سے آزادی حاصل کی تھی۔

☆ موریطانیہ (شمال مغربی افریقہ) میں آج یوم آزادی ہے، اس ملک کو 1960ء میں فرانس سے آزادی ملی۔

☆ **1814ء:** لندن میں پہلی دفعہ ٹائم رسالہ کو بھاپ سے چلنے والے خودکار چھاپہ خانہ میں شائع کیا گیا، یہ نئی مشین دو جرمن سائنسدانوں نے تیار کی تھی، یہ نئی ایجاد طباعت اور اشاعت کے شعبہ میں ایک بالکل نیا افق ثابت ہوئی اور مطبوعہ مواد کی تیاری ایک غیر معمولی رفتار سے ہونے لگی۔

☆ **1843ء:** ہوائی (واقع: جزائر بحرالکاہل) کو برطانیہ اور فرانس نے باقاعدہ علیحدہ ملک کے طور پر تسلیم کیا۔

☆ **1885ء:** ہندوستان میں شہب ثاقبہ کا غیر معمولی آسمانی نظارہ دیکھا گیا۔

☆ **1893ء:** حضرت اقدس مسیح موعود ایک سفر کے سلسلہ میں فیروز پور میں مقیم تھے۔ یہاں آپ قریباً 25 روز تک فروکش رہے۔

☆ **1893ء:** نیوزی لینڈ دنیا کا پہلا ملک بنا جس میں خواتین کو ملکی انتخابات میں حق رائے دہی استعمال کرنے کا موقع دیا گیا۔

☆ **1928ء:** بانو قدسیہ اردو کی نامور ناول نگار بمقام فیروز پور ہندوستان کی پیدائش ہوئی۔

☆ **1988ء:** روزنامہ الفضل ربوہ پر پابندی کا خاتمہ ہوا۔ یہ پابندی 12 دسمبر 1984ء کو لگائی گئی تھی۔

☆ **2005ء:** حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ماریشس دورے پر تشریف لے گئے۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

اضافہ۔ ڈاکٹر مظفر احمد بھٹی

❁ الفضل مورخہ 23 نومبر 2016ء کے صفحہ 7 پر مکرم ڈاکٹر قاضی مظفر احمد بھٹی صاحب کی وفات کا اعلان شائع ہوا ہے۔ ان کے متعلق محترم پیرزادہ خلیل احمد صاحب (ر) ہیڈ ماسٹر گولیکی ضلع گجرات مزید تفصیلات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے دادا حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب، پڑدادا حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب اور ان کے اور خاکسار کے نانا حضرت ڈاکٹر عمر دین صاحب افریقی آف گجرات رفقاء حضرت مسیح موعود تھے۔ ان کے نانا کا ذکر الفضل 14 جون 1942ء اور 21 نومبر 2005ء میں آیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 28 نومبر

طلوع فجر	5:21
طلوع آفتاب	6:45
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:07
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	10 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28 نومبر 2016ء

6:45 am	گلشن وقف نو
12:00 pm	حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب 7 مارچ 2009ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ 24 جون 2016ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2010ء
8:55 pm	راہ ہدیٰ

سردیوں کی تمام ورائٹی پر سیل لگ گئی ہے۔
کاٹن، کھدر، لیلن اور لان کی تمام ورائٹی پر
سیل سیل سیل
وردہ فیبرکس چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت ہومیو پیتھک ڈاکٹر

ہمارے ادارہ کو کوالیفائیڈ ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ درخواست صدر محلّہ کی تصدیق کے ساتھ شناختی کارڈ کی کاپی، تعلیمی و رجسٹریشن کی کاپی کے ساتھ خود لے کر حاضر ہوں۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔

مینیجر: کیور یٹو میڈیسن کمپنی دارالصدر شمالی ربوہ
فون نمبر: 047-211866,6213156

چوہدری ٹینٹ سروس

کیٹرنگ کی جدید ورائٹی کے ساتھ۔ ڈیرہ، مارکی، کپہ، شامیانے، جدید ورائٹی، اعلیٰ کوالٹی۔ کھانا بھی سپلائی کیا جاتا ہے۔ نیز شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانا بازار سے بارعایت تیار کروائیں۔

الحاج چوہدری انس احمد 0335-5043714 0322-7833144
حاجی یاسر وسیم احمد 0332-7524798
دارالنصر غربی ربوہ نزد ڈاکٹر منیر احمد

FR-10